بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ

رجسٹرڈ نمبر ۵۳۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۳۱ وفا ۱۳۴۴ ہش یکم ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ | ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء | نمبر ۱۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳۰ جولائی بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اور ضعف میں کمی رہی۔ رات نیند آگئی اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی دعائیں نماز میں ہی کرنی چاہئیں تا نماز میں حضور اور لذت پیدا ہو

سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے

"میں دیکھتا ہوں کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نماز میں اس قدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی جس قدر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعائیں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے شائد ان کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتی۔ اس لئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں کہ سردست آپ بالکل نمازوں کے بعد دعا نہ کریں اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو نماز کے بعد دعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔ ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے تو کوئی حرج نہیں۔ سو بہتر ہے نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بزبان دعا اپنی زبان میں خدا تعالیٰ کے آگے پیش کرو تا کہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جاوے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اس سوار کی سی ہے کہ جو جنگل میں جا رہا ہے راہ میں بسبب گرمی اور تھکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے اور کھڑا کھڑا گھوڑے پر ہی کچھ آرام لے کر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنا لے وہ ضرور رہزنوں کا شکار ہوگا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۳۸-۳۹)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۰ جولائی۔ دوسری تعلیم القرآن کلاس جو نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام یہاں یکم جولائی سے شروع ہوئی تھی قریباً ایک ماہ جاری رہنے کے بعد کل یہاں نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کلاس میں امسال مختلف مقامات سے آئے ہوئے ۱۱۵ احباب نے شرکت کی۔ یہ امر خوشکن ہے کہ امسال گزشتہ سال کی نسبت ۴۳ احباب زیادہ شریک ہوئے کیونکہ گزشتہ سال پہلی تعلیم القرآن کلاس میں ۷۲ احباب شریک ہوئے تھے۔ پھر امسال پہلی بار لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مستورات نے بھی شریک ہو کر قرآن مجید کے درس سے اور وہ بھی قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہوئیں۔ ان کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ ایسی خواتین کی تعداد جو باقاعدگی سے کلاس میں شریک ہوتی رہیں ۳۴ ہے۔ کل شام فاتر صدر انجمن احمدیہ کے گھاس کے میدان میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں کلاس کا اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے شرکت کرنے والے احباب کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آخر میں آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت تقریب اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ (اختتامی تقریب کی کسی قدر تفصیلی رپورٹ آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی انشاء اللہ)

— ربوہ ۳۰ جولائی۔ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل مری میں بلڈ پریشر کی تکلیف بڑھ جانے کے باعث وہاں سے مجبوراً جلد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ اب بفضل تعالیٰ نسبتاً افاقہ ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولانا صاحب موصوف کو صحت و عافیت کے ساتھ خدمت دین کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ آمین

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۵ء

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

ہم نے چند روز ہوئے اپنے اداریوں میں اشاعت اسلام کے متعلق جو عام مسلمان اہل علم حضرات کی پوزیشن ہے۔ اس کے متعلق خود اہل علم حضرات کے ہی حوالے پیش کئے ہیں۔ ہم ذیل میں جناب مفتی محمد حنیف صاحب مشہور پاکستانی عالم دین کی اس تقریر کا جو آپ نے گزشتہ سال حج کے موقعہ پر علمائے حجاز کے سپاسنامہ کے جواب میں فرمائی ایک ٹکڑا درج کرتے ہیں

"جو شخص مسلمانوں کی موجودہ حالت سے ذرا بھی آگاہی رکھتا ہے۔ اس سے یہ بات ہرگز اوجھل نہیں ہو سکتی کہ ہماری نوجوان نسل میں استہزاء اور استخفاف دین اور غیر اسلامی افکار سے رغبت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ دین سے بیزاری اور الحاد کی جانب مسلمان کے امراض مصر سے چل کر اب حرم مکہ تک پہنچ گئے ہیں۔ جو شخص فکر و نظر کی ذرہ بھر بھی صلاحیت رکھتا ہے۔ وہ بلا ادنیٰ تامل جانتا ہے کہ یہ وبائے کفر کسی اتفاقی حادثے کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ دشمنان اسلام کے ایک خوب سوچے سمجھے منصوبے کا نتیجہ ہے وہ اپنی ان اسکیموں کو ایسی تنظیموں کے ذریعہ بروئے کار لا رہے ہیں کہ جو اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں یکساں پھیلی ہوئی ہیں۔

جب یہ ہمہ گیر وبا ہمارے نوجوانوں اور علماء میں پھوٹ پڑی ہے۔ تو ہم اپنے احباب علماء سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس مقدس سرزمین میں انہوں نے اس کے سدباب کے لئے کیا کیا ہے۔ اور امت مسلمہ کے اندر اس نئی بت پرستی کا علاج کیا سوچا ہے جو اس وقت دنیا کے عوام ان کے دل و دماغ پر چھا رہی ہے۔

کسی مسلمان کو اس امر میں قطعاً شبہ نہ ہوگا کہ ملت کو متحد کرنے اور اسے صراط مستقیم پر گامزن کرنے کا اس کے سوا اور کوئی راستہ نہیں کہ تمام مسلمان کتاب و سنت کی جانب لوٹ آئیں"۔

(ایشیا ۳۱ ۹)

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ اتحاد ہونا چاہیئے۔ آپ نے ایک مثال بھی پیش کی ہے۔

"ایک دفعہ ایک عیسائی حکمران نے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے اختلافات سے فائدہ اٹھانے کے لئے حضرت معاویہؓ کو اپنی مدد کی پیش کش کی حضرت معاویہؓ نے اس کا جو جواب دیا وہ رہتی دنیا تک ہمارے کانوں میں گونجتا رہے گا۔ آپ نے جواب میں کہا "مجھے تمہارا خط ملا جس میں تم نے مجھ کو میرے بھائی علیؓ کے خلاف صلح کی پیشکش کی ہے۔ تم کو اچھی طرح سے معلوم ہو جانا چاہیئے کہ میں علیؓ کا ساتھی اور تمہارا جانی دشمن ہوں اور خوب کان کھول کر سن لو کہ اگر کل کوئی کی فوجوں نے تم پر حملہ کیا۔ تو ان کی صفوں سے نکل کر سب سے پہلا حملہ آور معاویہ ہوگا"۔ (ایضاً)

یہ تقریر ایک مشہور دینی کہلانے والے ہفت روزہ میں شائع ہوئی ہے۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امیر معاویہؓ میں سخت اختلاف تھا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے عیسائی حکمران کو جو جواب دیا وہ ظاہر کرتا ہے کہ اسلام کی محبت میں وہ اپنے ذاتی شدید اختلافات کو بھی فراموش کر دیتے تھے۔

مگر آج کیا حالت ہے؟ اور یہی لوگ جو مسلمانوں کے اتحاد پر اتنے زوردار نعرے لگا رہے ہیں۔ جب عملی پہلو پر آتے ہیں تو وہ کس طرح اتحاد وغیرہ کو بھول کر اپنے سمجھے ہوئے اسلام کے سوا باقی تمام لوگوں کے اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں اور ایک جماعت کی سعی و کوشش کو جو وہ دین کی اشاعت کے لئے کر رہی ہے۔ نہ صرف نظر انداز کر دیتے ہیں۔ بلکہ اس جماعت کے راستہ میں جس قدر ہو سکے روڑے اٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

چنانچہ حال میں اسمبلی میں دینی جماعتوں کے اشاعت دین کے لئے جو زرمبادلہ صرف ہوتا ہے۔ اس کے تعلق میں جماعت احمدیہ کا بھی ذکر آیا ہے۔ کیونکہ اس زرمبادلہ میں سے کچھ حصہ جماعت احمدیہ کو بھی دیا جاتا ہے اور باقی زرمبادلہ شائد کوئی اشاعتی جماعت حاصل نہیں کرتی بلکہ لائن کلب اور روٹری کلب کو بھی دیا جاتا ہے۔ جو قطعاً دین کی اشاعت کے لئے نہیں بلکہ علمی اور رفاہ عامہ کے کام کرنے والی جماعتیں ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ہم نے یہ ذکر محض اس لئے کیا ہے کہ خالص دین کی اشاعت کے لئے صرف جماعت احمدیہ ہی کچھ زرمبادلہ حاصل کرتی ہے۔ اور مسلمانوں کی کوئی اور اشاعتی جماعت یا ادارہ حاصل نہیں کر رہا۔

یہ بات عام طور پر تو ہمارے دینی درد رکھنے والے دوستوں اور دینی کہلانے والی دیگر جماعتوں کے لئے عبرت کا باعث ہونی چاہیئے تھی۔ اور ہمیں توقع تھی کہ ہمارے دوسرے مسلمان بھائی رشک کی آگ سے بھڑک اٹھیں گے اور یہ عزم کریں گے۔ کہ وہ بھی اشاعت دین کے لئے میدان میں کود پڑیں اور زرمبادلہ میں حصہ لیں جو حکومت دیتی ہے۔ اور حکومت سے درخواست کریں کہ جماعت احمدیہ کو جو زرمبادلہ دیا جاتا ہے وہ بہت تھوڑا ہے اس میں اضافہ کیا جائے اور مقدار بڑھا کر ہم کو بھی دیا جائے تاکہ ہم بھی غیر ممالک میں اشاعت دین کے لئے تبلیغی مشن کھولیں۔ اور اسلام کے مخالفوں کو اسلام کی خوبیوں سے واقف کار بنائیں۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری توقعات کے خلاف بعض اسلامی کہلانے والی جماعتوں اور افراد پر اس کا بالکل الٹا اثر ہوا ہے۔ اور انہوں نے بجائے تبلیغ و اشاعت دین کے لئے اپنے شوق و جوش کے گھوڑے کو مہمیز کرنے کے حکومت اور عام سادہ دل مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کرنے کو ہی بڑا تیر مار لینا سمجھ لیا ہے۔ ایک جماعت کے ترجمان نے تو کمال ہی کر دیا ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کے اشاعتی کام کے چند حوالے بھی نقل کئے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

"جماعت قادیان (موجودہ ربوہ) کے وکیل التبشیر مرزا مبارک احمد صاحب مغربی افریقہ کے جماعتی دورے پر نکلتے ہیں۔ گھانا سے فارغ ہو کر سیرالیون (ایک چھوٹی سی افریقی ریاست) پہنچتے ہیں۔ یہاں ان کے استقبال کے مکمل انتظامات ہوتے ہیں۔ استقبال کی تفصیل الفضل کی زبانی ملاحظہ ہو۔

جب مکرم میاں صاحب ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ تو احباب جماعت نے دلی محبت اور عقیدت سے آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ ایک چھوٹی سی افریقن بچی نے مکرم میاں صاحب کو پھولوں کا ایک گلدستہ پیش کیا۔ بچی اپنے قومی لباس میں پھولوں کا گلدستہ اٹھائے نہایت بھلی معلوم دیتی تھی۔ اس نے احباب جماعت کے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں کے درمیان گلدستہ پیش کیا۔

جب یہ قافلہ ایئرپورٹ سے شہر کی طرف روانہ ہوا۔ تو موٹر میں بیٹھتے ہی وزیر مواصلات نے جماعت احمدیہ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ اگر احمدی مبلغین ان علاقوں میں آ کر تبلیغ اسلام نہ کرتے اور مسلمان بچوں کی تعلیم کیلئے اسکولوں کا اجراء نہ کرتے تو اب ایک مسلمان ڈھونڈے سے نہ ملتے۔

سارا قافلہ احمدیہ سکنڈری سکول پہنچا۔ جہاں طالب علم مکرم صاحبزادہ صاحب کا انتظار کر رہے تھے۔ لڑکے دو رویہ کھڑے تھے۔ جھنڈیاں ہاتھوں میں پکڑی ہوئی تھیں۔ اور بلند آواز سے اھلاً و سھلاً و مرحباً کہہ رہے تھے۔ سکول کے طلباء نے عربی نظمیں نہایت پیارے لہجہ میں سنائیں۔ ان نظموں کا مطلب یہ تھا کہ ہمیں قادیان دارالامان سے ایک نور ملا تھا۔ اور اس نور نے ہماری زندگیوں کو منور کر دیا۔ ہم احمدیت میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہم احمدیت میں جئیں گے۔ اور انشاء اللہ العزیز احمدیت ہی میں مریں گے"۔

(ایشیا لاہور ۳۱ جولائی ۶۵ء)

گویا معاصر دھوکہ سے یہ تاثر دینا چاہتا ہے کہ "احمدیت" نعوذ باللہ "اسلام" سے کوئی الگ چیز ہے۔ حالانکہ انہی حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ احمدی اسلام اور صرف اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ البتہ وہ اپنی جماعت اور اپنی جماعت کے امام کا بھی نام لیتے ہیں۔ خدا جانے اس سے معاصر کو کیا تکلیف پہنچی ہے۔ حالانکہ خود معاصر مودودی صاحب اور ان کی سیاسی تحریک کا ہی صرف پروپیگنڈا کرتا ہے۔ اور اس نے شاذ اسلام کا اور اللہ تعالیٰ کا کبھی یونہی ذکر کیا ہوگا۔

(باقی دیکھیں ۴ پر)

برصغیر ہند و پاک میں "تھوما حواری" کی آمد

اور

کلیساؤں کا قیام

(مکرم مولوی سمیع اللہ خان صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

کیرالہ کا صوبائی جلسہ

کچھ عرصہ ہوا میں "جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ" کے صوبائی جلسے کا افتتاح کرنے بمبئی سے "کالیکٹ" گیا۔ کالیکٹ جنوبی ہند کا ایک تاریخی شہر ہے۔ عہد وسطےٰ میں غیر ملکی تاجروں کے بڑے بڑے جہاز یہاں لنگر انداز ہوتے تھے۔ ۷۰ء میں جب "طیطس رومی" نے یروشلم کو تاخت و تاراج کیا تو یہودیوں کے قبیلے بھاگ بھاگ کر یہیں پناہ گزیں ہوئے پھر جب پندرہویں صدی عیسوی میں پرتگیزی مہم باز بحری مہم سر کرنے نکلے تو "واسکوڈی گاما" سب سے پہلے بحر ہند کے اسی ساحل پر لنگر انداز ہوا۔ اسی تاریخی شہر سے ۴۵ میل دور قصبہ "نیلمبور" میں یہ صوبائی جلسہ ہوا تھا۔ میں جب اس کا افتتاح کرنے کھڑا ہوا تو یکے بعد دیگرے یہ سارے مناظر میری آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ یہاں سے چند میل دور وہ مقام تھا جہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے مقدس حواری "تھوما" نے سب سے پہلے اس علاقے میں ذکر الٰہی کے لئے عبادت خانے بنائے تھے۔ میں نے دیکھا کہ یہودی پناہ گزینوں کے جہاز بحر ہند کے ساحلوں پر لنگر انداز ہو رہے ہیں۔ تھوما حواری جو ان دنوں پارتھی بادشاہ "گنڈوفارس" کے دربار میں تھے منزل بہ منزل جنوبی ہند کی طرف بڑھتے آ رہے ہیں۔ وہ اپنے استاد یسوع مسیح کی ہدایت پر ان یہودیوں کو دوبارہ وہی آسمانی پیغام سنانا چاہتے ہیں جس کا وہ یروشلم میں بڑی شدت سے انکار کر چکے تھے۔ ماضی کے اور بہت سے اہم واقعات جن سے دنیا کی تاریخ متاثر ہوئی ہے میرے تصور کی آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ میں نے ان میں سے چند باتوں کا اپنی افتتاحی تقریر میں بھی ذکر کیا اور ساتھ ہی یہ بھی سوچا گیا کہ آخر دنیا کے مؤرخوں نے ان واقعات سے بے اعتنائی کیوں برتی ہے۔ تہذیب و ثقافت کی تاریخ ان واقعات سے ساتھ انصاف کیوں نہ کر سکی؟ آخر بہت غور و فکر کے بعد مجھ پر یہ عقدہ کھلا کہ مؤرخوں کے اسلوب وقائع نگاری اور طرز فکر پر زیادہ اعتماد کرنا دانائی کے خلاف ہیں۔ عموماً مورخوں نے تاریخی واقعات کی ترتیب و تنقیح میں جانبداری سے کام لیا ہے۔ وہ انہیں واقعات کو اجاگر کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے ان کے مذہبی عقیدہ، سیاسی موقف یا قومی روایات کی تائید ہوتی ہو۔

ہند و پاک کا اسلامی عہد

برصغیر ہند و پاک کا اسلامی عہد ہندو مسلم اتحاد و یکجہتی کا سنہرا دور تھا۔ مگر جب انگریز یہاں آئے تو انہوں نے انگریزی راج کی بقا کے لئے ہندو مسلم منافرت کو ہوا دینے کی ضرورت محسوس کی اور پھر ایسی ایسی کتابیں لکھی گئیں جن میں بات بات پر ہندو مسلم کشیدگی دکھائی گئی۔ "ایلیٹ انڈیا کمپنی" کے دو اعلیٰ عہدہ دار "ایلیٹ" اور "ٹاڈ" کی تصانیف اس پر شاہد ہیں۔

ہندو مؤرخ

پھر ہندو مورخوں نے جب "اسلامی عہد" پر کتابیں لکھیں تو انہوں نے بھی ایک خاص زاویۂ نگاہ سے کام لیا۔ ان میں وہ واقعات زیادہ نمایاں کئے گئے جن سے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کے جذبات مشتعل ہوں۔ جیسے مندروں کے ڈھائے جانے کے واقعات۔ حالانکہ قومی یا سیاسی کشمکش میں جس طرح مندروں کو نقصان پہنچا ہے۔ اسی طرح مسجدوں کو بھی "حضرت مجدد سرہندی" نے تو عہد جہانگیری میں یہ لکھا تھا کہ جا بجا دشمنانِ اسلام کا زور اتنا بڑھ گیا ہے اور شعائر اسلام کی اس طرح توہین ہو رہی ہے کہ اب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہونا چاہیئے۔ پھر کون نہیں جانتا کہ شاہان "بیجاپور" اور راجگان "جہانگیر" کے تصادم میں مندر اور مسجد دونوں کو نقصان پہنچا لیکن عام طور پر کتب تواریخ میں صرف انہدام مندر کے واقعات کا اندراج ملتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان مؤرخوں نے واقعات کے انتخاب میں غیر جانبداری سے بہت کم کام لیا ہے۔ وہ تصویر کا صرف ایک رُخ دکھاتے ہیں۔

عیسائیوں کی نکتہ چینی

پھر اسلام کے موضوع پر عیسائیوں کی تصانیف دیکھئے تو ان میں زیادہ تر زور بیان اسلام کے خلاف جبر و اکراہ غلامی اور تعدد ازدواج کے خلاف نظر آئے گا اور یہ بتایا ہوا ہو گا کہ یہ ظالمانہ سفاکانہ اور بہیمانہ احکام ہیں۔ اور اسلام انہیں احکام کے مجموعہ کا نام ہے۔ خصوصاً مؤرخین کا وہ طبقہ جس کا چرچ سے تعلق تھا۔ اسلام کے ساتھ بے انصافی کرنے میں بہت تجاوز کر گیا۔ اس نے اسلام کو جو ایک ترقی یافتہ ضابطۂ حیات ہے۔ ایک رقیبانہ نظر سے دیکھا۔ اور جب خامہ فرسائی کی تو واقعات کی تحقیق و تنقیح میں عدل سے کام لینے کی بجائے حرف گیری نکتہ چینی میں مشغول ہو گیا۔

تاریخ مسیحیت

اسی طرح یہی عیسائی جب اپنے مذہب کی تاریخ مرتب کرتے ہیں تو اس وقت ان کا ایک خاص نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ وہ چن چن کر ایسے واقعات جمع کرتے ہیں جن سے ثابت ہو کہ مسیحی بڑے محبت نواز اور ہمدرد خلائق ہوتے ہیں۔ جناب مسیح نے یہ تعلیم جو دی کہ کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی پیش کر دو۔ (متی ۵/۳۹) ہر جگہ بیان کریں گے مگر اس مسیح نے یہ جو کہا کہ

"یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔" (متی ۱۰/۳۴)

اس کا جناب مسیح کی سیرت میں کہیں ذکر نہیں آئے گا۔ وہ یہ تو کہیں گے کہ مسیح کے حواری بڑے مظلوم، حلیم اور صابر تھے مگر یہ کبھی نہیں کہیں گے۔ جیسا کہ اناجیل میں مذکور ہے کہ وہ گریبانوں میں تلواریں بھی چھپائے پھرتے تھے اور اکے دکے کوئی دشمن ملتا تو اس پر حملہ بھی کر دیتے اور کم سے کم وہ شمشیر زنی میں اتنے ماہر ضرور تھے کہ ایک ہی وار میں مقابل کا کان اڑا دیں۔ واقعی گردن اڑا دینی تو عام بات ہے ہر شمشیر زن یہ کام کرتا ہے مگر تلوار اس طرح چلائی جائے کہ کان کٹ جائے اور گردن پر خراش بھی نہ آئے۔ شمشیر زنی کا کمال اس کو کہتے ہیں۔ اور یہ کمال حواریوں کو حاصل تھا۔ دیکھئے "نئے عہد نامہ" میں پطرس کی شمشیر زنی۔

غرض ابھی تک تاریخ کا کام یک طرفہ طور پر ہوتا آیا ہے۔ ہر مؤرخ نے وہی واقعات جمع کرنے کی کوشش کی ہے جن سے ان کے قومی، سیاسی یا مذہبی موقف کی تائید ہوتی ہو۔ اس طرح یہ کہیں تو بے جا نہ ہو گا کہ ابھی علم تاریخ نامکمل ہے۔

عیسائی مؤرخ

مورخوں کے ان کارناموں پر نظر ڈالنے کے بعد جب ہم جناب یسوع مسیح کے سوانح حیات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ آپ کے "سوانح نگاروں" نے بھی آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ آپ کے واقعاتِ زندگی کی قلم بند کرتے وقت اپنے عقیدے اور روایات کو مقدم رکھا جن سے ان کے مقصد کو تقویت ملتی تھی۔ وہ واقعات تو درج کر لئے لیکن جو واقعات ان کے خود ساختہ عقیدہ و روایات کے خلاف تھے۔ انہیں ترک کر دیا۔

یسوع مسیح کے حالات

جناب مسیح جن کے اخلاق و تعلیمات نے لوگوں کے ذہنوں پر اتنا دیرپا اثر چھوڑا۔ ان کی زندگی محض ۳۳ سال کی بتائی جاتی ہے وہ بھی اس طرح کہ پندرہ سے تیس سال تک کے حالاتِ زندگی نامعلوم۔ اناجیل اربعہ سے جب اس کے متعلق سوال ہوتا ہے تو وہ چپ سادھ لیتی ہے معلوم نہیں ان دنوں وہ ہندوستان میں تھے۔ یا "ایسینی فرقہ" کی خانقاہوں میں۔ ان کی معلوم زندگی صرف تیس صفحوں کی بتائی جاتی ہے۔ پس مسیحی حضرات جب ان کے واقعات زندگی قلم بند کرتے ہیں تو ان کے سامنے یہی نظریہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چند ان کو "نئے عہد نامہ" کی اندرونی شہادتیں

دکھائی جاتی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دیکھئے جناب مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ وہ تو زندہ اتار لئے گئے۔ وہ صرف تین گھنٹہ صلیب پر رہے۔ اس اثنا میں بھی ان کو ایک مرتبہ قوت بخش سرکہ چوسایا گیا۔ پھر صلیب سے اُتار لئے جانے کے بعد ان کے جسم کی ہڈیاں بھی نہیں توڑی گئیں۔ اس صلیب زدہ جسم کو "یوسف آرمتیہ" نے ایک ہوادار کمرہ میں رکھا۔ پھر یہی مسیح تیسرے دن اپنے حواریوں کے سامنے نمودار ہوئے دستر خوان پر بیٹھے اور سبھوں کے ساتھ مل جل کر شہد اور مچھلیاں کھائیں۔ دوبارہ یہودیوں نے ان کو گرفتار کرنا چاہا مگر کامیاب نہ ہوسکے۔ دیکھئے اناجیل اربعہ کے آخری ابواب۔ ان میں یہ سب باتیں مذکور ہیں۔

یہ باتیں ایسی ہیں کہ اگر انہیں کی روشنی میں جناب مسیح کی سوانح حیات مرتب کرنا چاہیں تو آسانی سے ایک ایسے آدمی کی سیرت مرتب ہوسکتی ہے جو ایک مخفی تدبیر کے ماتحت دشمنوں کے خونیں عزائم سے بچایا گیا۔ وہ ترکِ وطن پر مجبور ضرور ہوا مگر باقی زندگی بہت عزت۔ وجاہت اور کامیابی کی گزاری۔

لیکن عیسائیوں کا عقیدہ اس سے مختلف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد جناب مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ عیسائیوں کا یہی وہ نقطہ نظر ہے جس نے جناب مسیح کی ایک ادھوری اور نامکمل سی زندگی دنیا کے سامنے پیش کی۔ یہ نظریہ ایسا ہے جس سے استاد اور شاگرد دونوں بے وفا ثابت ہوتے ہیں۔ نہ مسیح نے حواریوں کا ساتھ دیا کہ خود آسمان پر خدا کی دہنی جانب جا کے بیٹھ گئے اور مسیحی بھی ایسے کوتاہ ہمت کہ انہوں نے یروشلم سے نکل کر اور کہیں ان کی تلاش ہی نہیں کی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ مسیح کی تلاش میں جنگل کا پتہ پتہ اور صحرا کا چپہ چپہ چھان ڈالتے مگر انہوں نے بھی قدر عافیت گوشہ نشینی میں ہی سمجھی۔ مسیح کسی حالت میں ہوں۔ وہ تو پہلے سے یروشلم میں ان کے نام پر ایک خانقاہ بنا کے اس کی ٹرسٹی شپ سیکرٹری شپ اور پریذیڈنٹ شپ کے لئے رسہ کشی کر رہے ہیں۔

مسیحیوں کا ناقص نقطہ نظر

غرض جناب مسیح کی ادھوری زندگی ایک ناقص نقطہ نظر کا نتیجہ ہے۔ اس کا حقیقت یا واقعات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن چونکہ مسیحی چرچ اسی نقطۂ نظر سے مسیح کو دیکھنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے جب وہ اس موضوع پر قلم اٹھاتا ہے تو ان کو ۳۳ سال کے بعد خلا میں پہنچا دیتا ہے انہیں تاریخ کا اعتراف اور قوم کے آثار دکھائے جاتے ہیں۔ ان کے سامنے قبر مسیح کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ ان کی جوانی۔ ادھیڑ اور بڑھاپے کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ خانقاہ "حمص" کی کتابوں کی تحریر پیش کی جاتی ہے اور ہندوؤں کی مذہبی کتاب "بھوشیہ مہا پران" کی یہ شہادت بنائی جاتی ہے کہ آپ ایک "داعی ملت" کے طور پر ہمالہ دیش میں سکونت پذیر ہوگئے (دیکھئے پرتی سرگ پرب کھانڈ ۲ ادھیائے ۳ شلوک ۲۱ تا ۳۲) مگر وہ یہ تمام چیزیں دیکھنے کے بعد نہایت سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ جناب مسیح تو آسمان پر بیٹھے ہیں۔ تم یہ سب خرافات کہاں سے لے آئے۔

عملی روایات

لوگ کتھائیں یا عوامی روایات جو تاریخ دانی کا بنیادی ذریعہ ہیں وہ انہیں بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ آج کا مؤرخ عوامی شہادتوں کے ذریعہ بہت سے فراموش شدہ واقعات اور گم شدہ شخصیتوں کی کھوج لگانے میں کامیاب ہو چکا ہے۔ درحقیقت تاریخ نویسی اسی کا نام ہے کہ مؤرخ شہر۔ دیہات اور کھنڈرات میں جا کر واقعات کی تحقیق و تفتیش کرے اور اس علاقہ کے لوگ جن واقعات کے ظہور کی تصدیق کریں۔ وہ تاریخ کا حصہ سمجھے جائیں۔ کیا یہ صحیح نہیں کہ "موہنجو دارو" اور "ہڑپا" کی کھدائی سے پہلے برصغیر ہند و پاک کی قدیم تاریخ کچھ اور تھی اور اب کچھ اور ہے۔ ان کھنڈرات نے تاریخ ہند کے پرانے تصور کو بالکل بدل ڈالا۔ راجہ بھوج یا پرانوں اور "مہابھارت" کے بہت سے سورما جن کا وجود پہلے فرضی سمجھا جاتا تھا۔ اب عوامی روایات کی بنیاد پر ان کا وجود تسلیم کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت تاریخ دانی اسی کا نام ہے۔ نہ مکھی پر مکھی مارنے کا۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ حقائق وہیں تک محدود ہیں۔ جو کالج میں پڑھائی جاتی ہیں۔ باقی ہل چلانے والے کسان کشتیاں چلانے والے ملاح اور چکیاں پیسنے والی عورتیں قصوں۔ کہانیوں اور گیتوں میں جن ہستیوں کا ذکر کرتی ہیں وہ بالکل بے بنیاد ہوتی ہیں۔ ان کا علم محض "کتابی علم" ہے۔ ایسے ہی لوگوں نے یسوع مسیح۔ رام اور کرشن۔ چندر جی کے وجود سے بھی انکار کر دیا ہے۔ یہ دنیا کی رنگ برنگ کی تہذیبیں جو مختلف شخصیتوں کی طرف منسوب ہیں۔ ان کے نزدیک سب فرضی وجود ہیں۔ یہ تاریخ دانی نہیں بلکہ علمِ تاریخ کے ساتھ تمسخر کرنا ہے۔ ان کے نزدیک اقوام و ملل کی تاریخ کتابوں میں محدود ہے۔ انسان کا سینہ علمِ واقعات سے خالی ہو گیا ہے۔

متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا

چنانچہ مسیحیوں کے نزدیک جب جناب یسوع مسیح کے حالاتِ زندگی کا سوال آتا ہے تو وہ ان کے حالات متی۔ مرقس۔ لوقا اور یوحنا کی اناجیل میں ڈھونڈتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے دو "تذکرہ نگار" یعنی متی اور یوحنا یا تو سرگزشتِ مسیح سے بے خبر تھے یا حالات سے مجبور ہو کر واقعہ ہجرت پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے۔ رہ گئے "لوقا اور مرقس" تو یہ کوئی چشم دید گواہ نہیں۔ یہ بعد کے بزرگ ہیں۔ اب واقعہ صلیب کے بعد کا "سفر نامہ" بنائیے تو کون؟ نتیجہ یہ ہوا کہ مسیحیوں میں یہ مستقل نظریہ قائم ہو گیا کہ آپ واقعۂ صلیب کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ اور اب آپ کی سیرت و سوانح پر جتنی کتابیں لکھی جاتی ہیں۔ ان مسیحیوں کا نقطہ مرکزی یہی ہوتا ہے۔

(باقی)

ایک ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب)

(۱) میں ان تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے تعمیر ہال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے -/۳۱۳ روپے ادا کرنے والوں میں شمولیت کا وعدہ فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

تعمیر کا کام پوری رفتار سے جاری ہے اور ہمیں ہر وقت روپیہ کی ضرورت ہے تا عمارت جلد تر مکمل ہو سکے۔ اس لئے میں جملہ وعدہ کنندگان کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد تر بھجوا دیں تا روپیہ کی کمی کی وجہ سے کسی مرحلہ پر کام رُک نہ جائے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور دین و دنیا میں کامیاب کرے۔

(۲) تعمیر ہال خدام الاحمد مرکزیہ کے لئے احباب کی طرف سے جو رقوم موصول ہو رہی ہیں ان میں سے کچھ تو براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جاتی ہیں اور کچھ میرے نام آتی ہیں۔

اس بارہ میں مناسب یہی ہے کہ تمام رقوم یا چیک وغیرہ میرے نام ہی بھجوائے جایا کریں تا انہیں فوری طور پر متعلقہ احباب کے حساب میں شمار کیا جا سکے۔

تحریک -/۳۱۳ روپے والی میں رقوم بھجوانے کے لئے ضروری ہے کہ اگر رقوم خزانہ میں بھجوائی جائیں تو مجھے بھی اس کی اطلاع فرما دیں کہ فلاں صاحب نے مبلغ -/۳۱۳ روپے کا وعدہ کیا تھا اس میں سے اتنی رقم فلاں نمبر کے ذریعہ بھجوا دی گئی ہے تا ان کے حساب میں شمار کی جا سکے۔

مرزا رفیع احمد
صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آخر میں ہم ان تمام مسلمان دوستوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ جماعتِ احمدیہ کے راستہ میں روڑے اٹکاؤ خود باہر نکلو اور تبلیغِ اسلام کی مہم چلاؤ اور حکومت پر زور دے کر زیادہ سے زیادہ زرِ مبادلہ حاصل کرو۔ آخر روپیہ تو آپ کا ہی خرچ ہوتا ہے۔ جماعتِ احمدیہ اگرچہ ایک نہایت غریب جماعت ہے مگر اس کے ارکان اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر چندے دیتے ہیں اور مبلغ باہر بھیجتے ہیں اور صرف تھوڑا سا زرِ مبادلہ بھی حاصل کرتے ہیں ورنہ جتنا روپیہ تبلیغ پر جماعتِ احمدیہ اپنی بساط سے بڑھ کر خرچ کر رہی ہے زرِ مبادلہ تو اس کا پاسنگ بھی نہیں ہے پھر جب تزئین کے سامانوں وغیرہ پر جو زرِ مبادلہ خرچ ہوتا ہے کیا یہ غنیمت نہیں ہے کہ تھوڑا سا دینِ اسلام کی اشاعت پر بھی صرف ہوتا ہے۔

کارروائی اجلاس نگران بورڈ مورخہ ۶/۶۵ و ۷/۶۵ و ۱۸/۶۵

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ)

اجلاس مورخہ ۶/۶۵ میں حسب ذیل ممبران کرام موجود تھے:-

۱- محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۲- " شیخ محمد احمد صاحب
۳- " شیخ محمد حنیف صاحب
۴- " شیخ رحمت اللہ صاحب
۵- " چوہدری محمد انور حسین صاحب
۶- " چوہدری اسد اللہ خاں صاحب
۷- " خاکسار مرزا عبدالحق صاحب

۱- سابقہ اجلاس میں جو سب کمیٹیاں بعض امور کے متعلق بنائی گئی تھیں۔ اُن میں سے جن کی رپورٹیں موصول ہو گئیں۔ ان کو زیر غور لایا گیا اور جن کی رپورٹیں تیار نہ ہوئی تھیں۔ ان کے متعلق تاکید کی گئی۔

(۲) مربیوں کے مکانات کے لئے پچیس ہزار روپے میں سے پانچ ہزار روپے سیالکوٹ کے لئے منظور کئے گئے۔

(۳) ایک امارت کے متعلق تحقیقات کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حکم موصول ہوا تھا اس کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی جس کے ممبران محترم شیخ محمد احمد صاحب محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب اور کنوینر خاکسار مرزا عبدالحق مقرر ہوئے

(۴) فہرست اراکین انتخاب خلافت کی تکمیل نہ ہو سکی تھی۔ اس کے جلد شائع کرنے کی تاکید کی گئی تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کی تعمیل۔ (اس کے بعد یہ فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اور امرائے اضلاع کو بھیجی جا چکی ہے)

اجلاس مورخہ ۱۸/۶۵ میں حسب ذیل ممبران کرام نے شمولیت فرمائی۔

۱- محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۲- " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۳- " شیخ محمد احمد صاحب
۴- " شیخ رحمت اللہ صاحب
۵- " شیخ محمد حنیف صاحب
۶- " چوہدری محمد انور حسین صاحب
۷- " چوہدری اسد اللہ خاں صاحب
۸- خاکسار مرزا عبدالحق

(۱) سب کمیٹی قضاء کی رپورٹ پیش ہوئی۔ نگران بورڈ نے اس سے اتفاق کیا۔ اس میں تنفیذ کو مؤثر بنانے کی تجاویز ہیں۔ جن پر مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے عمل کرنا ہے۔ نیز قضاء کے دفتر کو بہتر بنانے کے لئے بھی بعض تجاویز ہیں۔ جن پر مکرم ناظم صاحب قضاء نے عمل کرنا ہے۔

(۲) فہرست اراکین مجلس انتخاب خلافت دیکھی گئی۔ بعض نام اس فہرست میں درج ہونے سے رہ گئے معلوم ہوتے ہیں فیصلہ ہوا کہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ ان ناموں کے اندراج کے لئے کارروائی فرمائیں۔ یہ فہرست امرائے جماعت کو بھیجی جا چکی ہے جو اراکین کو اس کی ایک ایک کاپی بھیجدینگے تاکہ اراکین کے پاس وہ بطور سند رہے۔ اگر کسی صاحب کا نام اس میں درج ہونے سے رہ گیا ہو تو وہ اپنے ضلع کے امیر کو ملیں اور مکرم ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ کی خدمت میں اطلاع دیں۔

ان کے علاوہ ان دونوں اجلاسوں میں بعض اور امور بھی پیش ہوئے۔

آئندہ اجلاس کے متعلق فیصلہ ہوا کہ ۹/۶۵ کو بوقت چار بجے شام ہو اور ۱۲/۹/۶۵ کو بوقت ۸½ بجے صبح ہو۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال

از ۱/۶/۶۵ تا ۳۰/۶/۶۵

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مندرجہ ذیل احباب نے ۱/۶/۶۵ سے ۳۰/۶/۶۵ تک ہسپتال کی عمارت کیلئے عطایا بھجوائے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیز باقی دوستوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عمارت کے لئے عطایا جات بھجوائیں تا عمارت کا ایک ضروری حصہ یعنی اپریشن وارڈ کی تعمیر کی جا سکے

۱- شمیم احمد صاحب پشاور شہر ... ۱۰-
۲- میر بشیر احمد صاحب محلہ اراضی یعقوب سیالکوٹ ... ۱۸-
۳- شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار " ... ۱۰-
۴- خواجہ اقتدار احمد صاحب ابن خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم وکیل آف چکوال ... ۳۰-
۵- امۃ القدیر صاحبہ کراچی ... ۱۰-
۶- چوہدری عبدالعزیز صاحب اوکاڑہ ... ۳۵-
۷- قریشی عبدالرحمٰن سیکرٹری مال از جماعت سگھرا ... ۲۵-
۸- اہلیہ صاحبہ چوہدری سلطان علی صاحب ورک سیالکوٹ ... ۲۰-
۹- امۃ الحکیم صاحبہ اہلیہ چوہدری حفیظ اللہ ایڈووکیٹ ... ۱۰-

ایک ضروری وضاحت

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ۔ ربوہ

خاکسار کا ایک مضمون "جماعتی اتحاد کی قدر و قیمت" کے زیر عنوان۔ الفضل مورخہ ۳ر جولائی ۱۹۶۵ء میں شائع ہوا ہے۔ میرے مضمون کے آخری حصہ سے کچھ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے جو میرے منشاء کے خلاف ہے۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اس غلط فہمی کو دور کر دیا جائے

اس مضمون کے لکھنے سے میری ہرگز یہ نیت و منشاء نہ تھا کہ جماعت کو اس بات کی تلقین کروں کہ وہ شرک جیسے قبیح فعل کو اتحاد جماعت کی خاطر برداشت کرتی چلی جائے کہ ان کا سربراہ بھی اس پر کوئی سخت ایکشن نہ لے۔

نیز میرا یہ بھی ہرگز منشاء نہ تھا کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے شرک جیسے قبیح فعل کو برداشت کر لیا تھا۔ یعنی کہ بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ اور اسکے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا تھا۔ بلکہ جیسے کہ خاکسار نے مضمون میں لکھا ہے کہ

"حضرت ہارون علیہ السلام نے وعظ و نصیحت میں کوئی کمی نہیں کی لیکن سخت ایکشن لینا ملتوی کر دیا۔"

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی تفسیر کبیر (سورۃ طٰہٰ) میں تحریر فرمایا:-

"کہ حضرت ہارون علیہ السلام شرک میں شامل نہیں تھے کیا انہوں نے اپنی قوم کو شرک سے سختی کے ساتھ روکا تھا"

پھر فرماتے ہیں کہ:-

"حضرت ہارون علیہ السلام کہتے ہیں کہ میں نے صرف اس خیال سے اُن پر زیادہ سختی نہیں کی کہ مبادا آپ یہ کہہ دیں کہ تو نے قوم میں تفرقہ پیدا کر دیا اور میرے حکم کا انتظار نہیں کیا یا تو نے میرے حکم کا امن رکھا جائے خیال نہیں رکھا

پس چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی قوم اس سختی سے روکنے" کو بھی برداشت نہ کر سکی اور قریب تھا کہ وہ ہارون علیہ السلام کو قتل کر دیتی دوسری طرف قوم اس بات کے لئے تیار تھی کہ وہ موسےٰ علیہ السلام کی بات مان لینگے۔ حضرت ہارون علیہ السلام نے ان حالات میں زیادہ "سخت ایکشن" نہ لینا مناسب سمجھا جو آپکا ایک اجتہادی امر تھا جسے تمام حالات سنکر حضرت موسےٰ علیہ السلام نے قبول کر لیا۔

پس مندرجہ بالا وضاحت کے ساتھ میرے کسی فقرہ سے یہ نہ سمجھا جائے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے شرک جیسے قبیح فعل کو علی الاطلاق برداشت کر لیا بلکہ میری مراد صرف اسقدر تھی اور ہے کہ انہوں نے خاص حالات پیدا ہو جانے کے باعث جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح سختی یا ایکشن نہ لیا۔ جس طرح حضرت موسےٰ علیہ السلام نے ضروری خیال کیا۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۵/۶۵ کو بوقت عصر مکرمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷ ایک طویل علالت کے بعد بعمر تقریباً ۶۵ سال فوت ہو گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں نعش بذریعہ ٹرک ربوہ لائی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ ربہ نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں کثیر التعداد احباب جماعت کی معیت میں نماز جنازہ ادا فرمائی اور میت کو کندھا دیا۔ مرحومہ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ پیدائشی احمدی نہایت مخلص اور وفادار تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ بہت محبت تھی مالی قربانیوں میں ضرور حصہ لیتی تھیں۔ تحریک جدید۔ وقف جدید میں باقاعدہ ابتداء ہی شامل تھیں۔ غیر ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کی تحریک میں چند ماہ پیشتر یکصد روپیہ دے کر خدمت دین کا عملی نمونہ دکھایا۔ ہمیشہ غربا کی معاونت اور امداد کیا کرتی تھیں۔ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ جب تک صحت اچھی تھی۔ مسجد میں جمعہ کی نماز میں شامل ہوتی رہیں۔ مرحومہ کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب میں جگہ دے اور درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔

خاکسار محمد ابراہیم شاد۔ سیکرٹری ضیافت
جماعت احمدیہ چہور چک نمبر ۱۱۷۔ ضلع شیخوپورہ

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیلئے عطایا جات

از صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر لنگر خانہ

(قسط آخر)

لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعمیر کے لئے جن احباب نے دس روپے یا اس سے زائد ارسال فرمائے ہیں۔ ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے ——— اور اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل اور برکات عطا فرمائے۔ جو اندل سے اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت ادارہ سے وابستہ فرمائی ہیں

چوہدری غلام احمد صاحب سیکشن افیسر لاہور	۱۱۰ — ۰۰
شیخ نور الحق صاحب بجانب شیخ فضل قادر صاحب مرحوم لاہور	۱۱۰ — ۰۰
رائے محمد منصف خان صاحب منجانب جماعت احمدیہ بلند پل	۶۵ — ۰۰
مکرم عبد الکریم صاحب ڈار ایسٹرن سائیکل کمپنی سیالکوٹ	
منجانب اہلیہ مرحومہ برکت بی بی صاحبہ	۵۰ — ۰۰
" خود	۵۰ — ۰۰
والدہ صاحبہ اخوند فیض احمد صاحب مکان نمبر ۶۹ حرم گیٹ ملتان	
منجانب لجنہ اماء اللہ ملتان	۵۰ — ۰۰
محمد جمیل صاحب محمود آباد براستہ کنری ضلع تھرپارکر	۳۴ — ۰۰
راجہ بشیر الدین صاحب مڈرا انجھا۔	۲۹ — ۰۰
پیر محمد اکبر شاہ صاحب گولیکی ضلع گجرات	۲۶ — ۰۰
ڈاکٹر عبد المجید صاحب قلات	۲۵ — ۰۰
مکرم محمد حسین صاحب محمد آباد اسٹیٹ	۲۲ — ۰۰
جماعت احمدیہ ڈھاکہ از میجر غلام رسول صاحب	۲۰ — ۰۰
ملک غلام نبی صاحب کوٹھی نمبر ۹۰ سٹی روڈ سیالکوٹ چھاؤنی	۲۰ — ۰۰
بشیر احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ نمبر ۷ احمد پور سیال	
منجانب جماعت احمدیہ احمد پور سیال	۱۵ — ۰۰
مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹ	۱۵ — ۰۰
مکرم افتخار احمد صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج حضرو	۱۵ — ۰۰
چوہدری نور الدین صاحب دیہہ چھبا ضلع نواب شاہ	۱۴ — ۰۰
غلام محمد صاحب چک پٹھان ضلع گجرانوالہ	۱۳ — ۰۰
چوہدری رحمت علی خاں صاحب تخت ہزارہ ضلع سرگودھا	۱۲ — ۰۰
ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد	۱۰ — ۰۰
محمد شریف صاحب عینو والی ضلع سیالکوٹ	۱۰ — ۰۰
چوہدری علی احمد صاحب پٹواری ہر چک ضلع سرگودھا	۱۰ — ۰۰
مکرم عبد اللطیف صاحب حرا مشاہ کوٹ	۱۰ — ۰۰
مکرم خالد ضیاء صاحب	۱۰ — ۰۰
محمود احمد سکیمر۔ ضلع سرگودھا	۱۰ — ۰۰
مرزا بشارت احمد صاحب منگلا ڈیم	۱۰ — ۰۰
ماسٹر غلام احمد صاحب بدوملہی	۱۰ — ۰۰
کیپٹن شیر محمد صاحب چک نمبر ۹ گ بخش پورہ	۱۰ — ۰۰
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد المنان صاحب	۱۰ — ۰۰
خواجہ شمس الدین صاحب کوہ نور کالونی راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات	۱۰ — ۰۰
حکیم فضل محمد صاحب بیچی	۱۵ — ۰۰
مکرم نیاز احمد صاحب	۵۰ — ۰۰

ضرورت خادم مسجد

جماعت احمدیہ شہر گجرات کو فوری طور پر خادم مسجد کی ضرورت ہے۔ جو نقیب کا کام بھی سرانجام دے سکے۔ صحت مند تعلیم یافتہ نوجوان اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب سے تصدیق کروا کر پتہ ذیل پر بھجوا دیں۔ تنخواہ مبلغ ۴۵/- روپے ماہوار ہوگی اور رہائش کے لئے مسجد میں الگ کوارٹر ملے گا۔

چوہدری بشیر احمد ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات

بقایا داران خالد و تشحیذ کی خدمت میں التماس

خریداران کی طرف سے وی پی واپس آنے پر بقایا داران کو ان کے بقایا جات سے مطلع کیا جاتا ہے۔ لیکن بعض احباب جواب ہی نہیں دیتے اور نہ ہی بقایا ادا کرتے ہیں۔ جس سے ادارہ ہذا کو مالی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ لہذا جن احباب کو بقایا کے لئے خط ارسال کیا جائے۔ ان سے التماس ہے کہ اپنا سابقہ حساب جلد بے باق کرنے کی کوشش کیا کریں۔ ادارہ ہذا بقایا داران سے امید رکھتا ہے کہ وہ آئندہ اپنا بقایا ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کرکے شعبہ کو شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خواجہ محمد اسماعیل مدعی نبوت کے خلاف چند اہم شہادات

صیغہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں تین امور درج ہیں:۔

۱۔ خواجہ صاحب کی نبوت کے خلاف اہم شہادات

۲۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سکرٹری کے بیان کی وضاحت

۳۔ ایک کھلی چٹھی بنام خواجہ صاحب کے متعلق دعوئے نبوت وغیرہ

جو دوست یہ رسالہ منگوانا چاہیں۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد سے خط لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں۔ (مہتمم نشر و اشاعت)

تصحیح

مورخہ ۱۵/۵/۶۵ کے الفضل میں مثل ۱۷۸۷۸ کی اشاعت میں نام مقبول بیگم زوجہ بشیر احمد ساکن منڈی بہاء الدین کاتب سے سہواً غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام بتول بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب۔ ساکن منڈی بہاء الدین ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف امراض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے اور اب اس کے تمام بدن پر انگزیمہ ہو گیا ہے اور ہر وقت خارش رہتی ہے جس وجہ سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ (شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری دعا کراچی)

۲۔ مکرم قریشی عبد اللطیف صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی سے اطلاع دیتے کہ وہ گلے کی ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہیں نیز دائیں بازو میں بھی تکلیف ہے اور اسکو حرکت نہیں دے سکتے (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۔ میرا چھوٹا لڑکا بیمار ہے (محمد شفیع از کوٹلہ چھاؤنی)

۴۔ میرے ایک دوست محمد رفیق صاحب طارق پاکستان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (سعید احمد ظفر گولبازار ربوہ)

۵۔ ہماری جماعت کے ایک مخلص نوجوان عزیزم میاں محمد عمران کا امتحان ہو رہا ہے۔ (سید محمد ذکریا احمدی عفی عنہ)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

★ کوئٹہ ۲۹ جولائی۔ روس نے تیسرے پانچ سالہ منصوبے کے لئے پاکستان کو بھاری مقدار میں امداد دینے کی پیش کش کی ہے۔

اس امر کا انکشاف مغربی پاکستان واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق نے کیا مسٹر غلام اسحٰق نے جو گزشتہ اپریل میں صدر کے ہمراہ روس کے دورے پر گئے تھے مزید بتایا کہ حکومت پاکستان نے اصولی طور پر اس پیش کش کو قبول کر لیا ہے۔ واپڈا کے چیئرمین نے یہ بھی بتایا کہ عوامی جمہوریہ چین نے بھی پاکستان کو اس قسم کی پیش کش کی ہے۔

★ کراچی ۲۹ جولائی۔ پاکستان اور انڈونیشیا میں کل ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے جس کے تحت دونوں ملک ایک مشترکہ جہاز رانی کمپنی قائم کریں گے۔ سمجھوتہ میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اس علاقہ کے دوسرے ممالک بھی اس میں شامل ہو سکیں۔

★ نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ سکھ ریاست کے سوال پر ہم رائے شماری کے اصول کو تسلیم نہیں کر سکتے، کیونکہ حکومت مشرقی پنجاب سے ہندوؤں کے ووٹوں سے ناکام بنا دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم حق خود ارادیت چاہتے ہیں۔ اس کے بعد یہ طے کرنا ہمارا کام ہوگا کہ ہمارا سیاسی اور سماجی نظام کیا ہو۔ وہ مدراس روانہ ہونے سے قبل ایک بھارتی اخبار کو ایک انٹرویو دے رہے تھے۔ ان سے اس خبر پر تبصرہ کرنے کو کہا گیا تھا کہ حکومت نے سنت فتح سنگھ کو پنجابی صوبہ کے سوال پر رائے شماری کرانے کی پیش کش کی ہے۔

ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہم سے کہا جاتا ہے کہ آزاد بھارت میں آپ کو وہی حقوق حاصل ہیں جو دوسرے فرقوں کو دیئے گئے ہیں۔ لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ یہ حقوق محض کاغذی حیثیت رکھتے ہیں اور عملاً ہندو اکثریت جو چاہتی ہے کرتی ہے۔

اکالی لیڈر نے کہا کہ سکھوں کو بڑی چالاکی سے زندگی کے تمام شعبوں میں ایک پس ماندہ قوم کی حیثیت دینے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور بعض صورتوں میں ہمیں سخت نقصان پہنچا ہے۔

★ انقرہ ۲۹ جولائی۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر حسن اسحٰق نے اعلان کیا ہے کہ اگر قبرص کی یونانی اکثریت نے ترکوں کے حقوق کو غصب کیا تو ترک اقلیت کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں رہے گا کہ وہ اپنی علیحدہ ریاست کے قیام کا اعلان کر دیں۔

وزیر خارجہ مسٹر حسن اسحٰق اس خبر پر تبصرہ کر رہے تھے کہ قبرصی پارلیمنٹ کے یونانی ارکان نے یک طرفہ کارروائی کر کے ترکوں کا جداگانہ طریق انتخاب ختم کر دیا ہے اور صدر میکاریوس کی مدت صدارت میں ایک سال کی توسیع کر دی ہے۔

مسٹر حسن کہا کہ آئین میں یک طرفہ طور پر ترمیم ایک غیر منصفانہ اور غیر قانونی اقدام ہے اور اسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔

★ کلکتہ ۲۹ جولائی۔ گزشتہ روز یہاں ٹرام وے کمپنی کے تین ہزار کارکنوں کی ہڑتال ختم ہوئی اور شہر میں دوبارہ ٹرامیں چلنا شروع ہوئیں تو کرایوں میں اضافہ کے خلاف احتجاج کرنے والے مشتعل ہجوم نے دو ٹراموں کو نذر آتش کر دیا۔ اس کے حادثے کے بعد شہر میں تمام ٹراموں کی آمد و رفت بند کر دی گئی ہے۔

ولادت

محترمہ بشریٰ کریم صاحبہ کو مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۶۵ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود حضرت میر محمد ابراہیم صاحب مرحوم سابق پنشنر ڈپٹی جماعت احمدیہ لیہ ضلع کانوسر اور حضرت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم آف کوئٹہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار بشیر احمد طاہر لیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم محبوب احمد خان جاوید پسر چوہدری عاشق محمد خان صاحب آف لودھراں کا نکاح حفیظہ حسن بنت مرزا غلام حسن (جو کہ میاں اللہ بخش صاحب قریشی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور محترم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ کی بھانجی ہیں) کے ساتھ بعوض حق مہر تین ہزار روپیہ بتاریخ ۱۶/۵/۶۵ بروز جمعہ ۱۳۔ ٹمپل روڈ لاہور میں جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پڑھا

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(بیگم چوہدری عاشق محمد عثمان لودھراں ضلع ملتان)

ٹنڈر نوٹس!

مندرجہ ذیل آئٹموں کے لئے صرف پی ایس اے کے مینوفیکچررز اسپلائرز سے ان کے پاکستانی نمائندوں کی وساطت سے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جن کی قیمتوں میں ایجنٹ کی شامل شدہ کمیشن واضح طور پر ظاہر کی جائے

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر اسٹور کی مختصر تشریح اور مقدار	مکمل ٹنڈر دستاویزات کی قیمت بشمول خرچہ ڈاک پیکنگ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت
	۲	۳	۴	۵	۶
۱	P7/193/3-65 (Aid Comodity Loan No. 080 (ا) ایس ایم پلیٹس سائز =7810 CWTS. (اا) لوہے یا فولاد کی گلوانائزڈ اور کارروگیٹڈ چادریں = 2950 CWTS	۲۵-- روپے	۳۱ جولائی ۶۵ء تا ۱۳ ستمبر ۶۵ء	۱۴ اگست ۶۵ء بوقت ۸ بجے	۱۴ اگست ۶۵ء بوقت ۹ بجے

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) ایچ۔ ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار (ماسوائے جمعہ) میں ۹ اور ۱۲ بجے دن کے درمیان مندرجہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں (پوسٹل آرڈر، چیک، بنک ڈرافٹ، گارنٹی بانڈ، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس وغیرہ متذکرہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے) پی ایس اے کے ٹنڈر دہندگان، ٹنڈر دستاویزات دفتر کانسولیٹ جنرل برائے پاکستان، ۱۳۔ ایسٹ ۶۵ ویں سٹریٹ، نیویارک ۲۱ این وائی سے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

لوکل فرمیں جو زرمبادلہ میں رقم مانگے بغیر کراچی یا سٹورز پورٹ لاہور کے نام پر فری ڈیلیوری کی بنیاد پر درآمدی مال بہم پہنچا سکتی ہیں وہ بھی اپنے نرخ بھیج سکتی ہیں۔

پیش کشیں صرف مقررہ فارموں پر ارسال کی جائیں۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے

۳۔ اس سلسلہ میں کوئی ٹنڈر یا استفسار یا ترسیل زر زیر دستخطی کمشنر کے نام پر ارسال کریں۔

اے حمید (پی آر ایس)

چیف کنٹرولر آف پرچیز۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

INF(L)1799

تریاق اٹھرا علاج اٹھرا کے لئے مکمل کورس ۱۵ روپے

نور نظر اولاد نرینہ کے لئے مکمل کورس ۱۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "آزاد نوجوان" کے نام امریکی رسالہ "ٹائم" کا معذرت نامہ

ام المومنین حضرت ہاجرہؓ کے اعلیٰ مقام اور مقدس رتبہ کا اعتراف

(از مکرم ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ آزاد نوجوان مدراس)

امریکی رسالہ ٹائم نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۶۵ء میں ام المومنین حضرت ہاجرہؓ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی لونڈی قرار دیا تھا۔ یہ ایک ایسی دل خراش بات تھی جو معاصر کے عیسائی تحیز و تعصب سے پیدا ہوئی۔ سو ضروری تھا کہ اس کی تردید کی جاتی۔ لہٰذا ہم نے رسالہ مذکور کے نام ایک خط ۱۸ اپریل کو لکھا۔ جس کا اردو ترجمہ اخبار "نوجوان" مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۵ء میں اپنے اداریہ کے ساتھ شائع کیا۔

ہماری تنقید و تبصرہ کا مدعا یہ تھا کہ ام المومنین حضرت ہاجرہؓ کے اعلیٰ مقام کو معاصر ٹائم پر انجیل کی روشنی میں واضح کیا جائے اور بتایا جائے کہ ایسی قابل احترام مستورات کو قرآن کریم کس قدر بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے اس بحث کے دوران میں ہم نے قرآن کریم کی اس آیت کو اخلاق کا قابل تقلید نمونہ بنا کر پیش کیا تھا:۔

النبی اولیٰ بالمومنین
من انفسھم وازواجہ
امھتھم۔

مومنوں کے نزدیک خدا تعالیٰ کا نبی اپنی جانوں سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہوتی ہیں۔ اسرائیلی روایتوں نے بعض پاکدامن اور قابل احترام خواتین کی گستاخی کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ کسی نے ہاجرہؓ پر الزام لگایا تو کسی نے مریم صدیقہؑ پر بہتان باندھا۔

قرآن کریم نے ان اسرائیلیوں کو نیک بیویوں کا احترام سکھایا بلکہ اخلاق کا معیار بھی بتایا اور اگر قرآن کریم کا نزول نہ ہوتا تو حضرت مریم صدیقہ کی ذات بہتان عظیم کا ہمیشہ نشانہ بنی رہتی۔ عیسائی دنیا پر قرآن کریم کا ایک یہ بھی احسان ہے کہ اس نے مریم صدیقہ کو بری کر دیا فرمایا

وبکفرھم وقولھم
علیٰ مریم بھتانا عظیما

فطرت انسانی کے اخلاقی تقاضے ہی کچھ ایسے ہیں اور مذہبی شائستگی اسی کا نام ہے کہ پیشوایان مذاہب کا احترام کیا جائے ان کے گھر بار اور اولاد کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ باقی رہے اخلاقی مسائل ان پر شرافت کے دائروں میں رہ کر بحث کی جائے اور فریق ثانی کے دلائل پر انصاف ٹھنڈے دل سے سوچا جائے اور جب حق بات ہو جائے تو شریفوں کا یہ فریضہ ہوتا ہے کہ اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر صداقت کو تسلیم کریں۔

چنانچہ خوشی کی بات ہے کہ رسالہ "ٹائم" نے ہمارے خط کو اس نقطہ نظر سے دیکھا اور پھر بذریعہ ہوائی ڈاک اس کا جواب بھی ہمارے نام ارسال کیا۔ اس جواب کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"ٹائم"
(ان کارپوریٹڈ)
بذریعہ ہوائی ڈاک
ٹائم اینڈ لائف بلڈنگ۔ راک فیلر سنٹر
نیویارک ۱۰۰۲۰ - جون ۱۵ سنہ ۱۹۶۵ء

عزیزم مسٹر کریم اللہ!

براہ کرم ہماری معذرت قبول فرمائیے آپ کے خط کا جواب جلدی نہ دیا جا سکا ایک غیر عادتی ڈاک کی بھاری مقدار ہماری خط و کتابت میں دیر کا باعث بن گئی۔

ہماری ۱۶ اپریل والی اشاعت کے رنگین تصاویر والے مذہبی مضمون "مسلم دنیا کی جدوجہد برائے رواج جدید" سے متعلق آپ کے تعریفی کلمات کا شکریہ۔ ہم یہ جان کر خوش ہوئے کہ آپ نے ہمارے مضمون کے چند بے لاگ تبصروں کو سراہا ہے اور ہمیں اس امر کی بھی مسرت ہے کہ ہماری رپورٹ بابت اسلام اور آپ کی اس پر گرفت کے سلسلہ میں آپ سے خط و کتابت کرنے کا موقعہ بھی مل رہا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ ہم نے ہاجرہؓ کو ابراہیم کی لونڈی لکھا اور اس وجہ سے آپ کو تکلیف پہنچی۔ اس نکتہ پر بحث کرنے کا یہ موقعہ پا کر بھی ہم خوش ہیں۔

اصل عبرانی میں ابراہیمؑ سے ہاجرہؓ کی رشتہ داری کی وضاحت کے طور پر ایک لفظ استعمال کیا گیا ہے اس لفظ کے معنے "بیوی یا لونڈی" کے ہو سکتے ہیں۔ بہرکیف ہم نے بھی یہ لفظ استعمال کر لیا۔ ہمارا منشاء یہ تھا کہ سارہؓ اور ہاجرہ میں امتیاز قائم کیا جائے جو سابقہ کی کنیز تھیں اور قانونی سطح کی رو سے اس کے برابر نہ تھیں (سارہؓ ابراہیمؑ کی گھر والی تھیں اور ہاجرہ پر قانونی حقوق رکھتی تھیں) اب ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ مسلم روایت کی روشنی میں اور ماضی کے مشہور تعداد ازدواج کے پہلو سے بھی درست ہوتا کہ ہاجرہ کو بیوی کا مقام دیا جاتا۔ ہم دلگیر ہیں کہ اگرچہ نادانستہ ہی سہی ہم نے ہاجرہ کے ساتھ ایک ایسا برتاؤ کیا جو آپ کے اعلیٰ مقام ادب کے لئے ضروری تھا۔

ہمیں آپ سے ہمدردی ہے کہ وہ تصاویر جن میں منا کی قربانی کی وضاحت تھی اور جن میں بکروں کی قربانی کا ذکر تھا اس میں ہم ایک ایسا لفظ استعمال کرتے جو "خون خرابہ" سے کم وحشت اپنے اندر رکھتا۔ بہرحال ہمارے الفاظ نے یہ صریح طور پر بتایا ہے کہ یہ خونی قربانی ہے جس کی روایت کو زمانہ کی قبولیت حاصل رہی۔ نسبتی لحاظ سے مغرب میں اس کی واقفیت نہیں۔

ہمیں افسوس ہے کہ جگہ کی تنگی نے ہمیں آپ کے مکتوب کے شائع کرنے کی اجازت نہیں دی۔

بخدمت مسٹر نوجوان کریم اللہ احمدیہ مسلم مشن ۳۱ لائڈس روڈ مدراس ۱۴ (انڈیا)

صدق دل سے آپ کا (دستخط)
ویراذ ارسکی "
(برائے ایڈیٹران ٹرجمہ)

اور امریکی رسالہ کا یہ اعتراف حقیقت اور معذرت خواہی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آج کی دنیا میں صرف اور صرف احمدیوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے چنا ہے۔ دلائل اور براہین انہیں تیز تیروں اور برچھیوں کی طرح دیئے گئے ہیں اور وہ اپنے کام میں اس قدر پیش پیش ہیں کہ کیا افریقہ اور کیا ایشیا اور کیا یورپ و امریکہ سب پر ان کے علم کلام کا سکہ بیٹھ رہا ہے۔

کاش! عامۃ المسلمین اس کام کی اہمیت اور ضرورت کو پہچانیں اور اسلام کی اصل خدمت کی طرف توجہ دیں۔

(بشکریہ آزاد نوجوان۔ مدراس ۲۵/۶/۶۵)

مرکزی اجتماع انصار اللہ کی تاریخوں میں تبدیلی

قبل ازیں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے گیارہویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۸-۹-۱۰ اکتوبر کا اعلان کروایا گیا تھا مگر اب بعض سہولتوں کے پیش نظر اجتماع کی تاریخیں ایک ہفتہ آگے یعنی

۱۵-۱۶-۱۷ اکتوبر
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

مقرر کی گئی ہیں۔ احباب کرام اس تبدیلی کو نوٹ فرما لیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایک احمدی طالبہ علم کی شاندار کامیابی

امسال ثانوی تعلیمی بورڈ پشاور کے زیر اہتمام منعقدہ مڈل کے امتحان میں ایک احمدی طالبہ علم الفت نوشاد بنت ڈاکٹر محمد نوشاد صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر اینیمل ہسبنڈری پشاور نے بورڈ کی جملہ طالبات میں دوم پوزیشن حاصل کی ہے۔ انہوں نے ۹۰۰ میں سے کل ۷۱۰ نمبر حاصل کئے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ امتحان سے صرف ایک دن پہلے وہ ٹائیفائڈ کی بیماری سے صحت یاب ہوئی تھیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی شاندار کامیابیوں سے نوازے۔ آمین۔

(خاکسار محمد احمد پشاور)

رجسٹرڈ نمبر لاہور ۵۲۵۴